روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
بدھ 4 فروری 2015ء 14 ربیع الثانی 1436 ہجری 4 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 30

اللہ خود حفاظت کرے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک شریر نے برسرعام آپ کے سر پر خاک ڈال دی۔ آپ گھر تشریف لائے۔ آپ کی ایک بیٹی نے یہ حال دیکھا تو پانی لے کر آئیں سر دھویا اور زار و قطار رونے لگیں۔ رسول اللہؐ نے ان کو تسلی دی اور فرمایا بیٹی رو نہیں۔ اللہ تیرے باپ کی حفاظت کرے گا اور یہ سب تکلیفیں دور ہو جائیں گی۔

(تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 8 مطبع استقامہ قاہرہ)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

رسول اللہؐ فرمایا کرتے تھے کہ مؤمن کے لئے تو دنیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور سوائے مؤمن کے یہ مقام اور کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ اگر اُسے کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے تو وہ خدا کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعام کا مستحق ہو جاتا ہے اور اگر اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس طرح بھی خدا تعالیٰ کے انعام کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(مسلم کتاب الزھد باب المومن امرہ کلہ خیر)

جب آپؐ کی وفات کا وقت قریب آیا اور آپؐ بیماری کی تکلیف کی وجہ سے کراہ رہے تھے تو آپ کی بیٹی فاطمہؓ نے ایک دفعہ بیتاب ہو کر کہا۔ آہ! مجھ سے اپنے باپ کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا صبر کرو آج کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ (بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ و وفاتہ)

یعنی میری تکالیف اس دنیا کی زندگی تک محدود ہیں۔ آج میں اپنے ربّ کے پاس چلا جاؤں گا جس کے بعد میرے لئے تکلیف کی کوئی گھڑی نہیں آئے گی۔

اِسی سلسلہ میں یہ واقعہ بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ آپ ہمیشہ وبائی بیماریوں میں ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھاگ جانا ناپسند فرماتے تھے کیونکہ اس طرح ایک علاقہ کی بیماری دوسرے علاقہ میں پھیل جاتی ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایسی بیماری کے علاقہ میں کوئی شخص صبر سے بیٹھا رہے اور دوسرے علاقوں میں وبا پھیلانے کا موجب نہ بنے تو اگر اُسے موت آئے گی تو وہ شہید ہوگا۔

(بخاری کتاب الطب باب اجر الصابر فی الطاعون)

آپؐ ہمیشہ اپنے صحابہؓ کو اس بات کی نصیحت فرماتے تھے کہ آپس میں تعاون کے ساتھ کام کیا کرو۔ چنانچہ اپنی جماعت کے لوگوں کے لئے آپ نے یہ اُصول مقرر کر دیا تھا کہ اگر کسی شخص سے کوئی ایسا جرم سرزد ہو جائے جس کے بدلہ میں اُسے کوئی رقم ادا کرنی پڑے اور وہ اُس کی طاقت سے باہر ہو تو اُس کے محلّہ والے یا شہر والے یا قوم والے مل کر اُس کا بدلہ ادا کریں۔

بعض لوگ جو دین کی خدمت کے لئے آپؐ کے پاس آیا جایا کرتے تھے، آپؐ اُن کے رشتہ داروں کو نصیحت کرتے تھے کہ اُن کا بوجھ برداشت کریں اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی مسلمان ہوئے ایک بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے لگا اور دوسرا اپنے کام کاج میں مشغول رہا۔ کام کرنے والے بھائی نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بھائی کی شکایت کی کہ یہ نکمّا بیٹھا رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ خدا تعالیٰ اِسی کے ذریعہ سے تمہیں رزق دیتا ہے اس لئے اس کی خدمت کرو اور اس کو دین کے لئے آزاد چھوڑ دو۔ (ترمذی کتاب الزھد باب فی التوکل علی اللہ)

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 264)

377i

سچائی کی روح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آ کر کوئی توپیں اور مشینیں گنیں ایجاد نہیں کی تھیں، بینک جاری نہیں کئے تھے یا صنعت و حرفت کی مشینیں ایجاد نہیں کی تھیں۔ پھر وہ کیا چیز تھی جو آپ نے دنیا کو دی اور جس کی حفاظت آپ کے ماننے والوں کے ذمہ تھی۔ وہ سچائی کی روح اور اخلاقِ فاضلہ تھے۔ یہ پہلے مفقود تھی۔ آپ نے پہلے اُسے کمایا اور پھر یہ خزانہ دنیا کو دیا۔ اور صحابہ اور اُن کی اولادوں اور پھر اُن کی اولادوں کے ذمہ یہی کام تھا کہ ان چیزوں کی حفاظت کریں۔

(روزنامہ الفضل 15 جنوری 2014ء)
(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:-

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ (ناظر اعلیٰ)

اداریہ

اطاعت کے پتلے

سیدنا حضرت مسیح موعود کے رفقاء نے اطاعت کے عجیب عجیب نمونے دکھائے ہیں۔ ہر ایک رفیق اس میدان میں دوسرے سے بڑھ کر نظر آتا ہے۔ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو ہر ایک کے دل کی حسرت ہے کہ میں فوری طور پر لبیک کہوں۔ انہی اطاعت گزاروں نے آج کی جماعت احمدیہ کا حلیہ سجایا ہے۔

مندرجہ ذیل واقعات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ سے لئے گئے ہیں۔ حضور انور خطبہ جمعہ 25 مئی 2012ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت فضل الٰہی صاحب ریٹائرڈ پوسٹ مین فرماتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے میری ترقی کا حکم صادر ہوا تو میں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا کہ حضور میری ترقی ہو گئی ہے اور مَیں یہاں سے (اب) جا رہا ہوں، اب ٹرانسفر بھی ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھو فضل الٰہی! یہاں لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کر کے آ رہے ہیں (یعنی قادیان میں) اور تم ترقی کی خاطر یہاں سے جا رہے ہو۔ یہیں رہو، ہم تمہاری کمی پوری کر دیں گے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ حضور کے حسبِ ارشاد **میں نے جانے سے انکار کر دیا اور پھر وہیں رہا اور مالی منفعت جو تھی اُس کو قربان کر دیا۔**

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 315 روایات حضرت فضل الٰہی صاحب)

حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ حضور گورداسپور مقدمے کی تاریخوں پر تشریف لے جاتے تھے تو مجھ کو ضرور ار دل میں رکھا کرتے تھے، اُس زمانے میں یکّے ہوتے تھے۔ جب آپ صبح کو روانگی کے لئے تشریف لاتے تو فرماتے، میاں فضل الرحمٰن کہاں ہیں؟ اگر مَیں حاضر ہوتا تو بولتا ورنہ آدمی بھیج کر مجھے گھر سے طلب فرماتے کہ جلدی آؤ۔ حضور کا یکّہ ہمیشہ مَیں ہی چلاتا۔ یکّہ بان کو حکم نہ تھا کہ چلائے۔ مَیں یکّہ بان کی جگہ بیٹھ جاتا اور میاں شادی خان صاحب مرحوم میرے آگے ساتھ بیٹھ جاتے اور یکّہ کے اندر اکیلے حضور ہی تشریف رکھتے۔ مقدمے کے دوران جب یہ سفر ہوا کرتا تھا اس دوران میں میرا دوسرا بچہ بیمار ہو گیا اور اُس کو ٹائیفائیڈ ہو گیا۔ حضور اکثر اُس کو دیکھنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔......... خیر دوسرے دن صبح کو روانگی تھی، سب لوگ چوک میں کھڑے تھے منتظر تھے کہ حضور برآمد ہوئے اور کسی سے کوئی بات چیت نہیں کی اور سیدھے میرے گھر تشریف لے آئے۔ بچے کو دیکھا، دَم کیا اور مجھے فرمایا کہ آج تم یہیں رہو۔ مَیں کل آ جاؤں گا۔ بچے کی حالت تشویشناک ہے۔ چنانچہ مَیں رہ گیا۔ **حضور کے سارے سفروں میں صرف یہ ایک دن تھا کہ مَیں معیت میں نہ جا سکا۔**

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 447-446 روایات حضرت مفتی فضل الرحمان صاحب)

حضرت حافظ عبدالعلی صاحب ولد مولوی نظام الدین صاحب فرماتے ہیں کہ ''زبانی حضرت میر محمد اسمٰعیل ریٹائرڈ (جو اُس وقت طالبعلم تھے) سول سرجن معلوم ہوا کہ آپ جب لاہور میڈیکل کالج میں پڑھنے تشریف لائے تو حضرت مسیح موعود نے ارشاد فرمایا کہ آپ لاہور میں مکان میں اکیلے نہ رہیں بلکہ اپنے ساتھ کسی کو ضرور رکھیں۔ **اس ارشاد کے ماتحت حضرت میر صاحب اکیلے کبھی کسی شہر میں (جہاں تک میں دیکھتا رہا) نہ رہے، اُس وقت بورڈنگ میڈیکل کالج کوئی نہ تھا۔ میر صاحب کرایہ کا مکان لے کر رہتے تھے''۔**

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 217 روایات حضرت حافظ عبدالعلی صاحب)

حضرت ملک شادی خان صاحب ولد امیر بخش صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ میاں جمال دین صاحب کے ساتھ قادیان میں آیا اور (بیت) مبارک میں جب ہم آئے تو ظہر کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نماز کے لئے جو تشریف لائے تو میں نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔ میرے کانوں میں مُرکیاں پڑی ہوئی تھیں (چھوٹے چھوٹے چھلے تھے) تو حضور نے فرمایا کہ ''یہ مُرکیاں کیسی ہیں، (مومن) تو نہیں ڈالتے''۔ میاں جمال دین صاحب نے کہا: حضور! دیہاتی لوگ ایسے ہوتے ہیں کیونکہ ایسے مسائل سے کچھ خبر نہیں ہوتی۔ فرمایا ان کو کانوں سے اُتار دو۔ تو میرا ناصر نواب صاحب مرحوم نے بھی کہا کہ **جلدی اُتار دو کیونکہ حضرت صاحب نے حکم فرمایا ہے۔ میں نے اُسی وقت اُتار دیں۔** جب نماز عصر کے وقت نماز پڑھنے کے لئے آیا تو حضور نے فرمایا کہ ''اب (مومن) معلوم ہوتا ہے''۔ اُس کے بعد مَیں نے بیعت کر لی'' (اُس وقت تک بیعت نہیں کی تھی)۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 169 روایات حضرت ملک شادی خاں صاحب)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس روایت کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

آجکل بھی بعض لڑکے فیشن میں بعض اُوٹ پٹانگ چیزیں ڈال لیتے ہیں۔ بعضوں نے گلے میں سونے کی چینیں ڈالی ہوتی ہیں۔ یہ ساری چیزیں منع ہیں۔ سونا پہننا تو ویسے ہی مردوں کے لئے منع ہے۔ یہاں کے ماحول کا بعض دفعہ اثر ہو جاتا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض احمدی لڑکے بھی اس قسم کے فیشن کر لیتے ہیں۔

جناب والدہ بشیر احمد صاحب بھٹی ولد عبدالرحیم صاحب بھٹی فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے گھر میں تھوڑے سے چاول پکوائے (یعنی پلاؤ) اور حضرت کے حکم سے حضرت (اماں جان) نے اُن دنوں یہاں قادیان میں جتنے احمدی گھر تھے سب گھروں میں تھوڑے تھوڑے بھیجے۔ وہ چاول برکت کے چاول کہلاتے ہیں اور حضور کا حکم تھا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں اُن سب کو کھلائیں۔ (یعنی کہ جس جس گھر میں بھیجے تھے اُن کو کہا کہ ہر گھر والا چاول کھائے) چنانچہ کہتے ہیں۔ بڑے قاضی صاحب نے اپنے بڑے لڑکے بشیر احمد کے والد عبدالرحیم صاحب کو جو ان دنوں جموں میں ملازم تھے لفافے میں چند دانے کاغذ کے ساتھ چپکا کر بھیج دیئے''۔ اب گھر کے افراد کے لئے حکم تھا کہ اُن کو یہ چاول کھلاؤ اور اس حکم کی اتنی حد تک تعمیل کی کہ کیونکہ میرا بیٹا ہے اور وہ وہاں موجود نہیں تھا تو **اُس کو ایک لفافے میں کاغذ کے ساتھ چپکا کر بھیج دیئے'' اور خط میں لکھ دیا کہ اتنا کونہ جس میں چاول چپکائے ہوئے ہیں، کھا لینا''۔**

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 350 روایات جناب والدہ بشیر احمد صاحب بھٹی)

یہ تھی اطاعت اور محبت۔

حضرت میاں عبدالغفار صاحب جراح بیان کرتے ہیں کہ جب حضور آخری بار لاہور تشریف لے گئے تو میرے والد صاحب کو خط لکھ کر منگوا لیا۔ والد صاحب جب لاہور پہنچے تو خواجہ کمال الدین صاحب نے اُن کو کہا کہ میاں غلام رسول! تم ہمارا یہاں کیا سنوار رہے ہو، (یعنی کیوں آئے ہو تم) والد صاحب نے حضرت صاحب کا خط نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ اس شخص سے پوچھو جس نے خط لکھ کر مجھے بلایا ہے۔ پھر حضور سے ملاقات کی اور حضور کی حجامت بھی بنائی، مہندی بھی لگائی نیز خواجہ صاحب کی بات کا بھی ذکر فرما دیا۔ حضرت صاحب نے ایک پرچہ لکھ کر دیا جس پر وہ پرچہ والد صاحب نے نیچے جا کر دکھایا اور تمام لوگ خاموش ہو گئے پھر کسی نے ذکر نہیں کیا۔ پھر حضور نے یہ بھی پیار کا اظہار کیا کہ میرے والد صاحب کو پانچ روپے بھی دیئے اور فرمایا کہ آپ کو تو مَیں نے بلایا ہے، آپ ان کی باتوں کی پرواہ نہ کریں۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 42-41
روایات حضرت میاں عبدالغفار صاحب جراح)

(الفضل 10 جولائی 2012ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم میجر (ر) محمد بشیر صاحب

میرے دادا حضرت نواب محمد الدین صاحب

آپ کی وفات پر حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

جس طرح میرے قادیان سے نکلنے کا کام کیپٹن عطاءاللہ صاحب کے ہاتھ سے سرانجام پانا تھا اسی طرح ایک نئے مرکز کا قیام ایک دوسرے آدمی کے سپرد تھا۔ جو پیچھے آیا اور کئی لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ میری مراد نواب محمد دین صاحب سے ہے۔ جن کی اسی ہفتہ وفات ہوئی ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی خدمات کی وجہ سے ربوہ میں کوئی ایسا نشان مقرر کیا جائے جس کی وجہ سے جماعت ہمیشہ ان کی قربانیوں کو یاد رکھے۔ اور اس بات کو مت بھولے کہ کس طرح ایک اسی سالہ بوڑھے نے جو محنت اور جفاکشی کا عادی نہیں تھا۔ جو ڈپٹی کمشنر اور ریاست کا وزیر رہ چکا تھا۔ جو صاحب جائیداد اور متمول آدمی تھا 49-1948ء کے شروع تک باوجود اس کے کہ اس کی طبیعت اتنی مضمحل ہو چکی تھی کہ وہ طاقت کا کوئی کام نہیں کر سکتا تھا اپنی صحت اور آرام کو نظرانداز کرتے ہوئے دن رات ایک کر دیا اس لیے کہ کسی طرح جماعت کا نیا مرکز قائم ہو جائے۔ ہمارے مرکز کا قائم ہونا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ بڑی اہم بات ہے...... مقامات مرکزی کا قیام ایک بہت بڑا کام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ **ہمارے جدید مرکز کے قیام کا سہرا یقیناً نواب محمد دین صاحب مرحوم کے سر پر ہے اور یہ عزت اور یہ رتبہ انہی کا حق ہے۔ جب تک یہ جماعت قائم رہے گی لوگ ان کے لئے دعائیں کریں گے** اور ان کی قربانیوں کو دیکھ کر نوجوانوں کے دلوں میں بھی جذبہ پیدا ہوگا کہ وہ ان جیسا کام کریں...... بہت برکت والا ہوتا ہے وہ آدمی جس سے کوئی ایسا کام ہو جائے جو اپنے اندر تاریخی عظمت رکھتا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کام کا ان کے ہاتھ سے ہونا ان کی بہت بڑی نیکی کی وجہ سے تھا اور میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ پیچھے سے آئے مگر آگے گزر گئے۔ (روزنامہ الفضل 31 جولائی 1949ء)

چنانچہ حضرت مصلح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ فضل عمر ہسپتال میں ایک علیحدہ بلاک تعمیر کیا جائے۔ جس کا نام نواب محمد الدین بلاک رکھا گیا۔ یہ بلاک 13 نومبر 1993ء کو پایہ تکمیل کو پہنچا۔ (الفضل 17۔ اگست 1995ء)

میرے دادا حضرت نواب محمد الدین صاحب 27۔ اکتوبر 1872ء کو تلونڈی عنایت خان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ 5 جولائی 1949ء کو وفات پائی۔ حالانکہ آپ رفیق نہیں تھے مگر قطعہ خاص بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

آپ کے والد کا نام چوہدری صوبے خان تھا جو علاقہ کے مشہور زمیندار تھے۔ آپ کے والد 48 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ حضرت نواب صاحب اور ان کے بہن بھائیوں کی پرورش آپ کی والدہ حضرت بہشت بی بی صاحبہ نے جو رفیقہ مسیح موعود ہونے کے علاوہ نہایت بزرگ اور سلیقہ شعار تھیں۔ انہی کی سلیقہ شعاری اور حسن تربیت کی وجہ سے آپ سب بہن بھائیوں کو بہشت بی بی کی اولاد کہا جاتا ہے۔

نواب صاحب کی اہلیہ کا تعلق کاہلوں خاندان سے تھا۔ ان کے دادا چوہدری حیات خان علاقہ کے چوٹی کے زمیندار تھے کشمیر اور پنجاب میں باؤنڈری لائن کے تنازعہ کے موقع پر آپ کو سرحد متعین کرنے کا کام سونپا گیا جو آپ نے خوش اسلوبی سے ادا کیا۔

نواب صاحب کے دادا انہیں اپنے ساتھ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر لے گئے اور انہیں نائب تحصیلدار بھرتی کروا دیا۔ بہت قلیل عرصہ میں ترقی کرتے ہوئے اعلیٰ عہدوں پر پہنچ گئے اور 1927ء- 1928ء میں بطور ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ ریٹائر ہوئے۔ آپ کو اپنی سروس کے دوران نواب اور پھر خان بہادر کا خطاب دیا گیا۔ دنیاوی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کی دینی خدمات میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کے چاروں بھائیوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان کے بڑے بیٹے چوہدری محمد شریف صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ ساہیوال) نے بھی حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کیا اور تقریباً چالیس سال امیر جماعت احمدیہ ساہیوال کا فرض ادا کرتے رہے۔ آپ کی چھوٹی بیٹی محترمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ اہلیہ چوہدری شاہنواز صاحب لمبا عرصہ کراچی اور لندن کی صدر لجنہ رہیں۔

اپنے بچوں کو بیعت کی اجازت دے دی۔ لیکن خود 1929ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

آپ کے احمدی ہونے میں آپ کے چھوٹے بھائیوں کے تقویٰ وطہارت کا بہت دخل تھا۔ آپ کو اس بات کا ہمیشہ قلق رہا کہ باوجود یہ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کا زمانہ پایا مگر بوجوہ ان کی بیعت نہ کر سکے۔ اس محرومی کے شدت احساس نے بیعت کے بعد آپ کے دل میں خدمات سلسلہ کے لئے بہت جوش پیدا کر دیا۔ حضرت مصلح موعود نے پاکستان ہجرت کے بعد ستمبر 1948ء میں آپ کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا پہلا ناظر دعوت الی اللہ مقرر کیا۔

مگر اصل کام جس کی خاطر خدائے عزوجل نے اپنی تقدیر خاص کے تحت آپ کو خلعت وجود سے نوازا اور لمبی اور برکتوں والی زندگی عطا کی وہ مرکز احمدیت ربوہ کے قیام کا عظیم الشان کارنامہ تھا جو قیامت تک آپ کی یادگار رہے گا۔

(الفضل 31 جولائی 1999ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ربوہ کی خریداری کے سلسلہ میں فرمایا جب میں قادیان سے آیا تو اس وقت اتفاق سے یہاں چوہدری عزیز احمد باجوہ صاحب (نواب صاحب کے بھتیجے) سب جج سرگودھا لگے تھے۔ میں شیخوپورہ کے متعلق مشورہ کر رہا تھا کہ چوہدری عزیز احمد صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ میں نے اخبار میں آپ کی خواب پڑھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ چنیوٹ ضلع جھنگ کے قریب دریائے چناب کے کنارے ایسا ٹکڑا زمین ہے جو اس خواب کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ میں یہاں آیا اور میں نے کہا ٹھیک ہے خواب میں جو جگہ دیکھی تھی اس کے اردگرد بھی اسی قسم کے ٹیلے تھے فرق صرف یہ ہے کہ اس میدان میں گھاس دیکھا تھا مگر یہ چٹیل میدان ہے اب بارشوں کے بعد سبزہ نکلا ہے۔ ممکن ہے ہمارے آنے کے بعد خداوند کریم یہاں گھاس بھی پیدا کر دے اور اس علاقہ کو سرسبز بنادے۔ (الفضل جلسہ سالانہ نمبر دسمبر 1964ء)

حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے اور جگہوں کا بھی معائنہ کیا گیا...... حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق حضرت نواب محمد الدین صاحب نے چوہدری اسداللہ خان صاحب کی معیت میں یہ رقبہ دیکھا اور معلوم ہوا کہ واقعی یہ جگہ حضور کی 1941ء کی رؤیا کے مطابق ہی ہے اسی دوران حضور ایک دفعہ سرگودھا تشریف لے گئے۔ ایک کار میں حضور کے ساتھ مرزا بشیر احمد صاحب اور نواب محمد الدین صاحب تھے۔ دوسری کار میں راجہ علی محمد صاحب، چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور شیخ محمد دین صاحب مختار عام تھے۔ حضور نے تقریباً دو گھنٹے یہ مقام دیکھا اور فرمایا جو جائے پناہ خواب میں دیکھی تھی یہ پہاڑیاں اور ظاہری علامات خواب کے مطابق ہی ہیں مگر یہ جگہ سرسبز نہیں ممکن ہے ہماری کوششوں سے یہ جگہ سرسبز ہو جائے۔ چنانچہ حضور کی منظوری کے بعد حضرت نواب محمد الدین صاحب نے صوبائی حکومت سے یہ جگہ خریدنے کے لئے کوشش شروع کی۔

(کتاب باجوہ خاندان مولف چوہدری غلام اللہ صاحب 1986ء)

جو لوگ زیادہ واقفیت نہیں رکھتے وہ شائد سمجھتے ہوں کہ یہ ایک آسان کام تھا لیکن درحقیقت یہ ایک مشکل کام تھا اس کام کے لئے ہزاروں میل کار میں سفر کرنا پڑا۔ آپ صبح سویرے اپنی ملاقاتوں اور ہر روز کے کاموں کی فہرست بنا لیتے۔ ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے منظوری کے بعد یہ کیس فنانشل کمشنر کے دفتر میں کئی ماہ چکر کھاتا رہا آپ کو ہر روز وزیروں کے گھروں اور سیکرٹریٹ کے کئی چکر لگانا پڑتے اور کئی دفعہ لمبا سفر کرنا پڑتا۔ اس معاملہ میں حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے مدد فرمائی۔ آخر یہ کیس کئی ماہ کے بعد گورنر ہاؤس جا پہنچا۔ جس دن فیصلہ ہونا تھا اس دن پتہ چلا کہ فنانشل کمشنر صاحب نے نقشہ پیش کرنا تھا مگر وہ دورے پر جا چکے ہیں اس لئے آئندہ میٹنگ میں فیصلہ کیا جائے گا۔ حضرت نواب صاحب جو پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ اگر چاہو تو نقشہ ہم پیش کر دیتے ہیں۔ صاحب بہادر بولے اگر ہے تو لاؤ تب نواب صاحب نے باہر آ کر اپنی کار میں سے نقشہ نکلوایا اور گورنر صاحب کے آگے رکھ دیا انہوں نے مسل کا معائنہ کرنے کے بعد دستخط کر دیئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کی زمین صدر انجمن کے نام منتقل ہوگئی۔

دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے کارکن جھنگ صدر بھیج کر قیمت ادا کر دی اور رجسٹری کروالی۔ اس موقع پر نواب صاحب نے رجسٹری کی قیمت کے برابر رقم اپنی گرہ سے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کروا دی تا کہ جماعت پر کسی قسم کا بوجھ نہ پڑے۔

(کتاب باجوہ خاندان مولف چوہدری غلام اللہ صاحب 1986ء)

جب آپ ضلع شیخوپورہ کے ڈپٹی کمشنر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے تو نواب مالیرکوٹلہ کی خواہش پر آپ وہاں چلے گئے۔ مالیرکوٹلہ لدھیانہ کے پاس مسلم ریاست تھی جو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا آبائی وطن ہے۔ حضرت نواب صاحب کی جاگیر شیروانی کوٹ مالیرکوٹلہ کے پاس ہے۔ مالیرکوٹلہ میں آپ کے ذمہ خزانہ اور مال دونوں محکمہ جات تھے۔ چونکہ وہاں بجلی نہیں تھی اس لئے ایک لیمپ ہمیشہ آپ کے کمرے میں روشن رہتا۔ **آپ ہمیشہ تین بجے رات اٹھتے، وضو کرتے، نماز پڑھتے اور دعائیں بہت کیا کرتے تھے۔** قرآن شریف کی تلاوت کرتے۔ اس کے بعد دفتری کام کرتے، فجر کی نماز کے بعد ہلکا ناشتہ کر کے دعائیں کرتے لمبی سیر کے لئے جاتے سیر باقاعدہ کیا کرتے تھے، ناغہ نہیں کرتے تھے۔ واپس آ کر ملاقاتیوں سے ملاقات کرتے، ملاقات کا کوئی وقت مقرر نہیں تھا، جب بھی ملاقاتی آتا اسے ملاقات کی اجازت تھی رات کو نو بجے سونے کے عادی تھے۔

جب آپ مالیرکوٹلہ میں تھے تو آپ نے 1930ء میں وائسرائے ہند کی کونسل آف سٹیٹس کے الیکشن میں حصہ لیا۔ آپ کے بالمقابل نواب قزلباش تھے۔ گو مقابلہ سخت تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ متحدہ پنجاب کے اٹھارہ اضلاع کی طرف سے منتخب ہو گئے۔ ان دنوں سارے پنجاب میں مسلمانوں کے لئے صرف دو نشستیں مخصوص تھیں۔

ایک نشست پر آپ اور دوسری پر نواب مہر شاہ صاحب جلال آباد جہلم کامیاب ہوئے۔ کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس سردیوں میں نئی دہلی اور گرمیوں میں شملہ میں منعقد ہوتے۔ آپ نے عرصہ چھ سال نہایت کامیابی سے سرانجام دیا آپ ہمیشہ اجلاس پر جانے سے پہلے نماز پڑھتے اور دعا کرتے۔

مالیرکوٹلہ سے 1931ء میں جے پور پہنچنے کے

ایک دو ماہ بعد مہاراجہ کے ہاں راجکمار پیدا ہوا۔ بڑی خوشی منائی گئی کئی پشتوں کے بعد پہلی دفعہ وارث ریاست پیدا ہوا۔ اس سے پہلے متبنیٰ ہی راجے بنتے رہے۔ چنانچہ آپ کا وہاں جانا بہت اچھی فال سمجھا گیا۔ صبح و شام ملاقاتی اس قدر زیادہ آتے کہ رات گئے تک موٹروں کا تانتا لگا رہتا۔ کسی سے سختی یا ترش روئی سے پیش نہیں آتے تھے۔ جب بھی دورہ پر جاتے تو ہمیشہ ڈاک بنگلہ میں ٹھہرتے۔ اپنے کھانے پینے کا سامان اور ملازمین ساتھ لے کر جاتے۔ اگر بازار سے کوئی چیز لینی ہو تو خود اس کی قیمت ادا کرتے۔ ہمیشہ موقع دیکھ کر فیصلہ کرتے۔ بعض دفعہ اس سلسلہ میں لمبا فاصلہ طے کرنا پڑتا۔ ایک دفعہ ایک چھوٹے جاگیردار نے آپ کی خدمت میں گزارش کی اس کا گاؤں بالکل جنگل کے اندر ہے جنگلی جانور اور خاص طور پر شیر کی وجہ سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ پالتو جانور کھا جاتا ہے آپ نے فرمایا ہم موقع دیکھیں گے مگر مشکل یہ تھی کہ گھنے جنگل میں موٹر نہیں گزر سکتی تھی چنانچہ جنگل کو کاٹ کر موٹر کا راستہ بنایا گیا۔ آپ کے ساتھ دیوان صاحب یعنی کمشنر صاحب بھی تھے۔ گاؤں دیکھ کر جگہ کے خطرناک ہونے کا احساس ہوا۔ آپ نے اس جاگیردار کو دوسری مناسب جگہ دے دی اور یہ علاقہ جنگلات میں شامل کروا دیا۔

ایک دفعہ آپ سیڑھیوں سے گر گئے جس سے گھٹنے پر چوٹ آ گئی اور چلنا مشکل ہو گیا۔ مشکل یہ پیش آئی کہ وزیروں کے دفاتر اور کونسل کے اجلاس دیوان خانہ کے اندر ہوتے تھے اور دستور یہ تھا کہ دیوان خانہ کے اندر سوائے مہاراجہ کے کسی کی گاڑی اندر نہیں جا سکتی۔ سب باہر ہی کاروں سے اترتے اور پیدل اندر جاتے۔ نواب صاحب کے لئے مہاراجہ نے خاص اجازت دے دی تا کہ آپ کو دفتر آنے جانے میں آسانی رہے۔

جن دنوں آپ جے پور ریاست کے پردھان منتری تھے انہی دنوں آپ کی چھوٹی دختر مجیدہ شاہنواز صاحبہ کی شادی چوہدری شاہ نواز صاحب سے منعقد ہوئی۔ ان دنوں ریاستوں میں رواج کے مطابق شادیاں بہت دھوم دھام سے کی جاتی تھیں لیکن چونکہ آپ طبعاً دکھاوے اور نمود و نمائش کے خلاف تھے اس لئے شادی بہت سادگی سے کی گئی۔ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں کو بھی آنے سے منع کر دیا تھا۔ بارات میں صرف چوہدری شاہ نواز صاحب اور ایک اور ان کے ساتھی تھے۔ دو روز بعد جب مہاراجہ کو شادی کا پتہ چلا تو انہوں نے شکائتاً نواب صاحب سے کہا کہ آپ نے حد کر دی۔ بیٹی کی شادی کی اور ہمیں اطلاع بھی نہ کی۔ نواب صاحب نے کہا کہ اگر میں اطلاع کرتا تو آپ نے دھوم دھام سے شادی میں شرکت کرنی تھی لیکن میرا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا۔

ان دنوں ریل گاڑی میں سفر کے لئے آپ کے لئے خاص ڈبے لگائے جاتے تھے جنہیں سیلون کہا جاتا۔ آپ جب منٹگمری (ساہیوال) اپنے بیٹے چوہدری محمد شریف صاحب کے ہاں آتے تو اتنا عرصہ یہ ڈبے سٹیشن پر کھڑے رہتے اور واپسی پر ٹرین سے لگا دیئے جاتے۔

آپ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ دینی شعائر پر سختی سے پابندی کرتے تھے آپ کا لباس صاف ستھرا اور سادہ ہوتا تھا۔ سفید صافہ یا سیاہ رنگ کی ٹوپی پہنتے تھے۔ اچکن شلوار یا کسی وقت تنگ پاجامہ پہنتے تھے۔ درباروں کے لباس مختلف ہوتے تھے جو ہر دربار کے لئے الگ الگ مخصوص تھے۔ 1925ء میں ایک دفعہ آپ انگلینڈ تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ کچھ اور دوست بھی تھے۔ وہاں ایک ہوٹل میں ٹھہرے تھے دو تین روز سب سیر وغیرہ کرتے رہے ایک دن خانیوال کے رئیس نے جو ساتھ گئے ہوئے تھے آپ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا کہ ہماری بڑی بے عزتی ہوتی ہے کیونکہ آپ نے قومی لباس پہنا ہوتا ہے اور باقی کوٹ پتلون میں ہوتے ہیں تو لوگ سب سے پہلے آپ کو سلام کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ آپ کوئی نواب یا راجہ ہیں اور باقی آپ کے ملازم ہیں۔

دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ زیادہ تر ابوالفضل محمود صاحب اور میاں محمد یامین صاحب کتب فروش قادیان سے کتابیں منگوا کر تقسیم فرماتے۔ ماہواری چندہ پہلی تاریخ سے پہلے ہی بذریعہ چیک قادیان روانہ کر دیتے تا کہ پہلی تاریخ تک مل جائے۔ ملازموں کی تنخواہ ایک دن پہلے ہی ادا کر دیتے۔ بجلی، پانی وغیرہ کے بل فوراً ادا کرتے اگر تاخیر ہو جاتی تو بہت ناراض ہوتے۔ سلسلہ کے کاموں یا عوام الناس کے کاموں کے لئے سفر کرنے سے کبھی تنگی محسوس نہیں کی نہ کبھی کوئی عذر کیا۔ ان دنوں پختہ سڑکیں بہت کم تھیں اس لئے آپ پنجاب کی نہروں کا سالانہ پرمٹ بنوا لیتے تا کہ سفر میں آسانی رہے۔

مکرم محمود احمد صاحب سنوری کوئٹہ بیان کرتے ہیں کہ

مجھے نواب محمد الدین صاحب کو قریب سے دیکھنے اور ان کی صحبت میں رہنے کا موقعہ ملا۔ تحریک جدید کے بارہ میں حضرت مصلح موعود کے اس حکم کے تحت کہ نوجوان تلاشِ معاش میں گھروں کو چھوڑ کر باہر نکلیں۔ میں نے حضرت نواب صاحب کی خدمت میں بمقام جودھ پور حاضری دینے کی سعادت حاصل کی۔ یہ مارچ 1940ء کا واقعہ ہے اس وقت آپ جودھ پور کے ریونیو منسٹر کے اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے جب میں آپ کی کوٹھی پر پہنچا تو ملاقات میں کچھ دقت پیش آئی۔ کیونکہ اتنے بڑے عہدے دار کو براہ راست ملنا اس زمانہ میں آسان نہ تھا میں نے بتایا کہ سندھ سے آیا ہوں اور ذاتی کام ہے تو میرا تعارفی خط جو نواب عبداللہ خان صاحب نے دیا تھا اور میرے والد حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کا خط نواب صاحب کو پہنچا دیا گیا۔ نواب صاحب نے فوراً مجھے طلب فرمایا اور انتہائی خندہ پیشانی سے ملے اور ملازمین کو میرے قیام و طعام کے بارہ میں ہدایات دے کر خود دفتر چلے گئے دوپہر کو آپ لوٹے نماز باجماعت ادا کی آرام کرنے تشریف لے گئے۔ شام کو مغرب اور پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا کی۔ ان نمازوں میں اور دوست بھی شامل تھے۔ رات کے دو بجے ہوں گے کہ میرے دروازہ کو کسی نے زور سے کھٹکھٹایا۔ دیکھا تو نواب صاحب کے ڈرائیور حافظ صاحب تھے۔ انہوں نے کہا کہ نواب صاحب نے یاد فرمایا ہے میں حیران کہ اس وقت کیوں بلایا گیا ہے۔ بہر حال بادل ناخواستہ بوجھل آنکھوں سے حافظ صاحب کے ساتھ چل پڑا راستہ میں ان کا خانساماں ہاتھ میں گرم پانی اور ابلے انڈے لے کر شامل ہو گیا میں نے نواب صاحب سے عرض کیا مجھے کیوں بلایا ہے۔ مسکرا کر فرمانے لگے آپ احمدی نوجوان ہوتے ہوئے بھی نماز تہجد نہیں پڑھتے۔ میرے پاس جو بھی مہمان آتا ہے اسے نماز تہجد کے لئے اٹھایا جاتا ہے۔ میں نے آپ کے ساتھ نماز تہجد ادا کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے نماز تہجد کی ادائیگی کی توفیق عطا کرے۔ ڈرائیور اور خانساماں بھی ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے نماز کے دوران نواب صاحب گریہ وزاری سے دعائیں کرتے ان کی آواز میں سوز و گداز اور عاجزی تھی وہ لمحات اب بھی میرے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ نے تلاوت قرآن کے بعد دفتری فائلیں دیکھیں۔ فجر کی نماز میرے کمرے میں باجماعت ادا کی۔ نماز کے بعد میں جلدی جلدی بستر کی طرف گیا کہ اپنی نیند پوری کر سکوں۔ ابھی آنکھیں بند ہوتی ہیں کہ دوبارہ حافظ صاحب نے دروازہ پر دستک دی۔ گھبراہٹ سے پوچھا کہ نماز تہجد اور فجر بھی ہو چکی اور اب کیا کسر رہ گئی ہے وہ ہنس کر بولے جلدی کرو صاحب کوٹھی کے گیٹ پر انتظار کر رہے ہیں میں دوڑتا ہوا وہاں گیا تو بولے دیر کیوں کر دی میں خاموش رہا۔ فرمانے لگے تم احمدی ہو کر صبح کی سیر نہیں کرتے دیکھو کاہلی چھوڑو اور روزانہ ہمارے ساتھ سیر کیا کرو۔ میں بادلِ ناخواستہ آپ کے ساتھ ہو لیا۔ آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔ جس سے آپ چھوٹی سی گیند کو ہٹ لگاتے اور گیند کے پیچھے دور تک جاتے آپ نے مجھے نصیحت کی انگریزی اخبار کا مطالعہ کیا کرو۔

دوسرے دن صبح کی سیر کے دوران کہنے لگے محمود تم نے اخبار پڑھا تھا جو ہم نے بھجوایا تھا۔ میں نے عرض کیا جی پڑھا تھا۔ کہنے لگے فلاں چیز کی تفصیل بتاؤ میں نے بہانہ کیا کہ میں نے موٹی موٹی سرخیاں دیکھی تھیں۔ آپ سمجھ گئے اور ناراض ہو کر بولے تم اس لئے بے روزگار ہو کہ تم کاہل ہو۔ احمدی نوجوان کو ایسی سہل پسندی اور کاہلی زیب نہیں دیتی۔ سیر کے بعد وہ مجھے اپنے پی اے کے پاس لے گئے اور فرمایا ان کو ڈکشنری اور اخبار دو یہ ڈکشنری کی مدد سے اخبار کا مطالعہ کریں گے۔ اور تم ہر دوسرے تیسرے دن ان کے الفاظ اور جملوں کو دیکھا کرو۔ تھوڑے دنوں بعد مجھے ریلوے میں ملازمت مل گئی۔ آپ کی پند و نصائح میرے لئے آئندہ بھی مشعل راہ ثابت ہوئیں۔

ایک دن راجپوتانہ کے گورنر صاحب تشریف لا رہے تھے۔ ریلوے سٹیشن پر بڑی چہل پہل تھی تھوڑی دیر میں مہاراجہ صاحب جودھ پور اور وزراء تشریف لے آئے نواب صاحب بھی مہاراجہ صاحب کے ساتھ تھے۔ گاڑی پہنچی تو مہاراجہ صاحب نے بڑھ کر گورنر صاحب کا استقبال کیا۔ گورنر صاحب سے آگے ان کی لیڈی تھیں جو گورنر صاحب سے پہلے لوگوں سے ہاتھ ملاتے ہوئے آگے جا رہی تھیں۔ جب وہ نواب صاحب کے سامنے آئیں تو وہاں رک گئیں اور بجائے ہاتھ ملانے کے اشارے سے سلام کیا اور دیر تک نواب صاحب سے باتیں کرتی رہیں۔ جب گورنر صاحب آئے تو انہوں نے نواب صاحب سے ہاتھ ملایا اور ان سے باتوں میں لگ گئے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ نواب صاحب احکام شریعت کی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ انگریز افسروں کو اس بارہ میں پہلے سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے بدمزگی نہیں ہوتی۔

آپ کے پُر وقار چہرہ اور خوبصورت دستار سے آپ کی شخصیت کو چار چاند لگ جاتے تھے۔ آپ جیسے بزرگ آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلتے رہے اور ایسی یادیں چھوڑ گئے جس کی تقلید ہر احمدی کی شان ہے۔

مکرم بابو قاسم دین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ بیان کرتے ہیں۔

آپ بڑے مہمان نواز اور خدمت گزار تھے۔ سیالکوٹ کے قیام کے دوران آپ میری دعوت کیا کرتے تھے اور کھانا اپنے ڈرائیور کے ہاتھ میرے گھر پہنچایا کرتے میں نے ایک دفعہ کہا کہ ایسا تکلف نہ کیا کریں میں خود حاضر ہو جاؤں گا تو فرمانے لگے اس طرح کھانے میں آپ کے بچے بھی شامل ہو جاتے ہیں بڑے عبادت گزار اور صاحب الہام تھے۔

ایک دفعہ مجھے خواب میں ملے میں پل صراط جو بڑا لمبا اور باریک معلوم ہوتا تھا عبور کر کے اس کے آخری کونہ پر پہنچ گیا اس کے چوکھٹا پر کھڑا ہو گیا۔ یہ چوکھٹا اس قسم کا تھا جیسا کہ ریلوے لائن پر دریا کے مقام پر ریلوے پل بنے ہوتے ہیں میں نے دیکھا کہ آپ جنت الفردوس میں ایک ایرانی مصلیٰ جو نہایت شاندار ہے اس پر نماز ادا کر رہے ہیں۔

آپ بے لوث خدمت کرنے والے اور دعائیں کرنے والے نیک وجود تھے۔

مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب بیان کرتے ہیں۔

جب میں 1949ء میں انگلستان سے واپس آیا تو حضرت فضل عمر نے مجھے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر فرمایا حضور کا قیام رتن باغ لاہور میں تھا کوٹھی میں داخل ہوتے ہی برآمدہ میں بائیں طرف پرائیویٹ سیکرٹری کا دفتر تھا۔ کمرہ چھوٹا سا تھا ملنے والے احباب باہر برآمدہ میں لکڑی کے بنچوں پر

بیٹھتے تھے۔ حضرت نواب صاحب بلاناغہ ہر روز آتے اور نماز ظہر تک بنچ پر بیٹھے رہتے اور نماز ادا کر کے گھر واپس چلے جاتے ایک دن میں نے جرأت کر کے دریافت کیا کہ آپ ہر روز بغیر کسی کام کے یہاں پر بیٹھے رہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں آجاتا ہوں شاید حضور کسی وقت یاد فرمالیں اور گھر سے آنے میں دیر ہو جائے۔

حضرت نواب صاحب کی عظمت اور انکسار کا ایک اور واقعہ نے میرے قلب پر نہ مٹنے والے نقوش ثبت کئے۔ ایک دن نماز ظہر سے فارغ ہو کر حضرت نواب صاحب نے مجھے فرمایا میرے ساتھ آؤ گھر چلیں۔ میں ان کی کار میں بیٹھ گیا کار رتن باغ کے احاطہ سے باہر نکلتی ہوئی ابھی آدھی گیٹ سے باہر تھی کہ ایک شخص نے ہاتھ دیا کار وہیں رک گئی نواب صاحب نے شیشہ نیچے کر کے دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ اس شخص نے کہا کہ مجھے ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ سے کام ہے۔ آپ نے فرمایا وہاں کا ڈپٹی کمشنر کون ہے اس نے جواب دیا میں نہیں جانتا۔ نواب صاحب نے اپنے ڈرائیور حافظ صاحب کو کہا کہ بستہ دیں۔ آپ نے ایک اچھا سا پیڈ نکال کر ڈپٹی کمشنر کے نام خط لکھ دیا اور ساتھ اپنا تعارفی کارڈ لگا دیا اور لفافہ بند کر کے اس شخص کو دے دیا اور فرمایا اصل حاجت روا تو اللہ تعالیٰ ہے میں دعا کروں گا آپ بھی کریں۔ وہ شخص دعائیں دیتا ہوا چلا گیا راستہ میں میں نے دریافت کیا کہ یہ شخص کون ہے آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا اس شخص کو آپ نہیں جانتے ڈپٹی کمشنر کو آپ نہیں جانتے تو یہ کام کیسے ہوگا آپ نے فرمایا کام تو اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے انسان تو محض ایک وسیلہ ہوتا ہے۔ یہ شخص بغیر کسی سفارش یا تعارف کے میرے پاس آگیا میں اسے مایوس کیوں کرتا۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کے دل میں ڈال دے کہ محمد الدین کوئی شریف آدمی ہے جس نے بغیر تعارف اور واقفیت کے پورے اعتماد کے ساتھ سفارش کی ہے۔ یہ رد نہ کرنی چاہئے۔ اس طرح اس غریب کا کام ہو جائے۔

یہ انکسار حضرت نواب صاحب کی زندگی کا خاصہ اور امتیازی نشان تھا اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو دینی اور دنیاوی عظمت واکرام سے نوازا۔

حضرت نواب صاحب جون 1949ء کو وہ مری تشریف لے گئے وہاں 5 جولائی کو چند گھنٹے بیمار رہ کر رات کے نو بجے انتقال فرما گئے۔

وفات کے وقت آپ کے پوتے چوہدری محمد خالد صاحب آپ کے پاس تھے۔ آپ کا جنازہ آپ کے آبائی گاؤں تلونڈی عنایت خان میں امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا بعد میں کوشش کی گئی کہ ان کی میت کو قادیان لے جایا جائے مگر افسوس اس کی اجازت نہ مل سکی اس لئے 27 دسمبر 1954ء کو آپ کا تابوت ربوہ لایا گیا۔ آپ بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں مدفون ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ آمین

جلسہ سالانہ 1954ء کے موقع پر 27 دسمبر کو جب آپ کا جسد خاکی تلونڈی سے ربوہ لایا گیا۔ تو حضرت مصلح موعود نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دنیا کے ہیں ویرانے
(کتاب مردِ مجاہد مئی 1999ء)

ا۔ مصور

میرے پیارے بھائی مکرم نعیم اللہ خان صاحب کا ذکر خیر

میرے پیارے بھائی مکرم نعیم اللہ خان صاحب ولد مکرم حبیب اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ 21 جولائی 2014ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بشکیک رشیا ہسپتال کارڈیالوجی میں انتقال کر گئے۔ آپ 1952ء میں بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور والدین کے ساتھ 1957ء میں ربوہ منتقل ہوئے۔ ربوہ میں طفل و خادم کی حیثیت سے خدمت دین اور ڈیوٹیوں میں صدر صاحب عمومی کی ٹیم میں شامل رہے اور ایک سیلاب میں خدام کے ساتھ مضافات ربوہ کے علاقہ سے سیلاب زدگان کو کشتیوں کے ذریعہ نکالنے میں نمایاں کام سرانجام دیا۔ خدمت خلق کے کاموں اور خطرات میں بہادری سے کود پڑنے کا جذبہ جماعت کے ہر مشکل کام میں اطاعت کرنا نعیم اللہ خاں کا وصف تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے خلافت سے قبل دوستانہ اور نجی مراسم تھے۔ ان کے ساتھ جماعتی اور نجی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ خلافت سے قبل ہی حضور کے مشورہ سے نعیم اللہ کی شادی بھلوال کے ڈاکٹر ایم ڈی کریم صاحب کے گھرانہ میں ہوئی۔ آپ خود 1982ء میں ہمارے بھائی کی شادی میں شریک ہوئے اور ہمارے محلّہ و گلی کے احباب کو شرف ملاقات بخشا یہ ان آخری چند شادیوں میں سے ایک تھی جو آپ کی خلافت کے بعد ربوہ میں منعقد ہوئیں اور آپ نے رونق بخشی اس موقع کی شادی والی تصاویر تاریخی حیثیت اختیار کر گئیں۔

شادی سے پہلے ہی کراچی میں کاروبار کے سلسلہ میں رہنا شروع کیا اور کئی کاروبار کئے مثلاً فشری Construction-P.I.A Export وغیرہ لیکن ہر جگہ ربوہ کے لڑکوں کو ساتھ لگا کر روزگار دیا اور مددگار کے طور پر جس کو بھی رکھا باہر بھجوانے کی بھی ذمہ داری اٹھائی۔ اس طرح خدا کے فضل سے تعلقات کا جال وسیع تر ہوتا گیا۔ جو جماعتی مسائل میں بھی کام آتا تھا۔ جماعتی ملازمت کا اس لحاظ سے ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ کراچی کی ایک بیت میں احمدیوں کو نماز پڑھنے کی پاداش میں گرفتار کر لیا گیا ساتھ ہی کلمہ بھی مٹایا گیا۔ چونکہ نعیم اللہ خان ڈیوٹی پر تھے آپ نے سب پولیس افسروں کے ساتھ بہت اچھا ڈیل کیا۔ آخر میں پولیس افسر نے یہ سمجھا کہ نعیم اللہ خان بھی کوئی پولیس کا عہدہ دار ہے اُسے گرفتاری سے مبرا خیال کیا لیکن جب نعیم اللہ کا انٹرویو لیا تو احمدی ہونے کے ناطے اسے بھی گرفتار کر لیا اور جہاں جماعت کے احباب قید تھے وہاں بھیج دیا۔ قید خانہ میں جماعت کے احباب نے باجماعت دن رات نمازیں پڑھیں اور تہجد کی نماز میں خدا کے آگے خوب گڑگڑانے سے جیل گونج اٹھی اور قیدیوں کو احمدیوں کا خدا پرستی کا اعلیٰ نمونہ نظر آیا۔ ایسی تضرعات کی بھری دعا کروائی گئی کہ ایک ہی رات میں خدا تعالیٰ نے احباب کے بری ہونے کا امکانات پیدا کر دیئے اور رہائی مل گئی۔ اس دوران اکیلا نعیم اللہ پولیس کے ساتھ مذاکرات کرتا رہا اس کو موقع مل گیا کہ وہ سرکاری افسروں کو جماعت کی رہائی کے لئے پیغام پہنچا سکے۔ بہر حال اللہ نے یہ کوشش کامیاب کی اور جماعت کے احباب کو جلد رہائی مل گئی۔

اس کے علاوہ کراچی کے صحت جسمانی کے نائب ناظم خدام الاحمدیہ رہے اور اس شعبہ کے علاوہ ہنگامی حالات میں بھرپور خدمات کیں۔

کراچی میں 1991ء میں حالات بگڑے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے مشورہ کیا گیا۔ حضور نے ان دنوں رشیا میں آزاد ہونے والی چار حکومتوں میں احمدی احباب کو کاروبار کرنے کی تحریک فرمائی تھی جس کے تحت نعیم اللہ خان کو بھی حضور نے وہاں جانے کی تحریک فرمائی۔ نعیم اللہ خان نے 20 سال قبل اُدھر کا رخ کیا اور باری باری ان ملکوں میں کاروبار اور احمدیت کا پودا لگانے کی کوشش کی یہ ممالک تھے قرغستان، ترکمانستان، ازبکستان اور قرغستان۔ خدا کے فضل سے ہر جگہ جماعتی تعارف کی توفیق ملی اور ساتھ ہی مخالفت کی تکالیف کے بعد خصوصی تائید الٰہی کے نشانات دیکھنے میں آئے۔ اس قسم کے واقعات نعیم اللہ خان ہر سال ہمیں ربوہ آنے پر سنایا کرتا تھا۔

وہاں مالی مشکلات کا بھی دور آیا جبکہ اُن نوزائیدہ آزاد ملکوں میں نہ قانون اور نہ تحفظ جان و مال کا تھا۔ سخت نامساعد حالات میں جماعتی اور نجی کاموں کو برقرار رکھا۔ قرآن کریم کا ترجمہ ازبک زبان میں مکمل اپنی ذمہ داری پر حضور انور کی اجازت کے ساتھ مکمل کروا کر حضور کو پیش کیا۔ ترجمہ کے لئے سکالرز کا چناؤ، اس کی اشاعت کی اجازت سے لے کر پروف ریڈنگ اور غلطیوں کی تصحیح سب کام خیرو خوبی سے سرانجام پائے۔ اس قرآن کریم کی ایک جلد ہمیں بھی تحفتاً ملی جو ہمارے پاس محفوظ ہے۔

وسطی ایشیا کی ان ریاستوں میں مربیان کو سیٹ کرنا۔ ویزہ لگوانا اور مشن ہاؤسز کی خریداری میں کلیدی کام نعیم اللہ کے سپرد تھا جو کہ خدا کے فضل سے آخری سانس پر نبھایا اور ان کو ہر خطرہ کے وقت اپنے کندھوں پر لیا اور جتنا عرصہ ضرورت ہوتی اپنی جائے رہائش پر رہائش دی اور مسائل کا حل کر کے جماعتی حکم کے مطابق واپسی کا بندوبست کرتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قدم قدم پر راہنمائی اور دعاؤں کی برکت سے عرصہ 20 سال میں نعیم اللہ خان کو رشیا میں نہ صرف مقامی بلکہ نسلی طور پر احمدیت کے پودے لگانے کی توفیق ملی۔ اور حضرت مسیح موعود کے الہام کہ روس میں احمدیت ریت کے ذروں کی طرح دیکھتا ہوں کا مفہوم پورا کرنے کی توفیق ملی جو تا قیامت پھلے پھولیں گے۔ انشاءاللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نعیم اللہ کی وفات پر الوداعی جمعۃ المبارک 26 رمضان المبارک 25 جولائی 2014ء کو نماز جنازہ غائب سے قبل نعیم اللہ کی جماعتی خدمات کا ذکر فرمایا ہماری والدہ کی وفات پر نعیم اللہ نے اطلاع دی کہ وہ جماعتی وفد کی ڈیوٹی پر ہے جو کہ کینیڈا سے آیا ہوا ہے لہٰذا میت کو ایک دن تاخیر سے دفن کرنا پڑا۔

نعیم اللہ خان کو قادیان کے جلسہ پر 3 مرتبہ وسطی ایشیاء کے ان چار ملکوں کے نائب امیر ہونے کی وجہ سے تقریر کرنے اور نمائندگی کا موقع ملا۔

آخری تقریر 2012ء میں کی جس میں اس معجزہ کا ذکر تھا کہ اُسے انڈیا کا قادیان جلسہ کے لئے ویزہ نہیں مل رہا تھا۔ بہت دعا کی تو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نظر آئے اور خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ جس افسر نے انکار کر دیا تھا ویزا دینے کے لئے اسی جگہ سے فون آگیا کہ اپنا ویزہ لے جاؤ۔ اس طرح اس کی ہر تقریر میں رشیا میں جماعتی ترقی کے معجزے حالات اور ترقیات کے واقعات ہوتے جو ازدیاد ایمان کا باعث ہوتے۔

وفات سے پہلے جلسہ جرمنی پر مدعو تھے آپ نے بھرپور جلسہ اٹینڈ کیا اور حضور کے ساتھ ذاتی ملاقات کے علاوہ وفد مہمانوں کے ساتھ رشین وفد کو لے کر بھی حضور سے ملاقات کا موقع ملا۔

خدا کے فضل سے نماز باجماعت پنجگانہ کا اہتمام کرنے والا اور نماز تہجد، روزے اور اعتکاف کا پابند تھا۔ اپنے بچوں کو رشیا سے فون پر تہجد، نماز کے لئے اٹھاتے اور جب کبھی جماعتی مسئلہ درپیش ہوتا تو صدقات اور دعا و روزہ کی تلقین کرتے سب کو اپنی دعا میں شامل کر لیتے جماعتی غیرت اور خلافت سے بے حد پیار و تابعداری تھی۔ جماعتی دکھ کو بہت محسوس کرنے والا حساس دل، غریب پرور، خدمت خلق والا اور جاں نثار دوست بھی تھا۔ آپ کے 6 بچے ہیں۔ چار بیٹے اور دو بیٹیاں اور دو بہن بھائی آپ سے بڑے ہیں۔

مکرم عادل منصور صاحب

ملازمت حاصل کرنے کے بعض سنہری گُر

مشاہدے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہمارے تقریباً 80% نوجوانوں کو ملازمت کے مواقع کا علم نہیں ہوتا بظاہر یہ بات نا قابل فہم ہے کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ بے روزگار نوجوانوں کو جنہیں ملازمت کی اشد ضرورت ہو انہیں ملازمت کے مواقع کا علم نہیں ہوگا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ مناسب راہنمائی کی عدم دستیابی کی وجہ سے بیشتر اسامیوں کا علم نہیں ہو پاتا جیسے کہ اخبارات کا مطالعہ۔ ہمارے بیشتر بھائی یا تو سرے سے اخبارات کا مطالعہ ہی نہیں کرتے یا پھر پہلا صفحہ یا کھیلوں کی خبروں پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ جبکہ ملازمت کے مواقع اندر کے صفحات پر پورے پورے صفحات ملازمت کے بارے میں موجود ہوتے ہیں۔ جن میں مختلف نوعیت کی اسامیاں ہوتی ہیں۔ اس لیے ان سے گزارش ہے کہ وہ اخبارات کا مطالعہ ضرور کریں۔

تعلیم یا تجربہ کی مناسبت سے ملازمت کا نہ ملنا

یہ ایک اور اہم مسئلہ ہے کہ ہمارے بہت سے نوجوان صرف اس وجہ سے درخواست نہیں دیتے کہ ہمارے تعلیم اور تجربہ سے مطابقت نہیں رکھتی۔ اس سلسلے میں صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد ہے کہ بے کاری سے بہتر ہے انسان بیگار کر لے۔ تو پھر اگر آپ کوئی ملازمت حاصل کر لیتے ہیں تو وہ بیکار سے کئی درجہ بہتر ہے۔

دفتری ملازمت یا افسری کی تلاش

یہ ایک نہایت نا قابل فہم عمل ہے۔ اور نہایت توجہ طلب ہے کہ ہمارے بہت سے بھائی صرف دفتری ملازمتوں یا افسرانہ ملازمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور اس سے کم درجہ پر ملازمت کرنے کو باعث عار سمجھتے ہیں یہ ایک نہایت خوفناک صورتحال ہے۔ جس طرح کہ ہمارے ملک کے حالات ہیں وہاں احمدیوں کے ملازمت کے مواقع ویسے ہی کم ہیں اس پر ہم اگر میسر مواقع کو ضائع کرتے رہیں گے تو پھر بیروزگاری کس طرح ختم ہوگی اس سلسلے میں میری آپ بھائیوں سے یہ گزارش ہے کہ جو بھی ملازمت ہو اس کے لیے ہردم تیار رہیں کیونکہ بے روزگاری ایک جرم ہے۔ اخبارات میں ہر اتوار کو متعدد اسامیاں فیکٹریوں میں کام کرنے والے ورکرز، سیلز ایجنٹ، سیلز مین، الیکٹریشن ٹیکنیشن، پلمبر وغیرہ کی آتی ہیں۔ یہ تمام ہنر ہیں اور ہنر کا سیکھنا باعث فخر ہے باعث عار نہیں اس طرح بہت سے کورسز ہیں جن کو سیکھ کر آپ مناسب روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسے درزی کا کام ہے اس میں کپڑوں کی کٹنگ وغیرہ سکھائی جاتی ہے۔ موبائل فون، ریڈیو اور الیکٹرانک آلات کی مرمت جیسے فریج، مائیکروویواوون، ٹیلی ویژن، استری، ٹیپ ریکارڈر وغیرہ کی مرمت کا کام۔

ہمارے چند بھائی ایسے ہیں جو بدقسمتی سے حالات کی وجہ سے تعلیم سے بالکل ہی محروم ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مندرجہ بالا ہنر سیکھنے کے علاوہ فیکٹریوں، کارو موٹر سائیکل، مکینک کا کام سیکھیں۔ اور اس میں کسی قسم کا عار محسوس نہ کریں۔ اس کے لیے آپ نے دیکھا ہوگا لڑکے مصروف چوراہوں پر پھول، اخبار اور دیگر سجاوٹ کی اشیاء بیچ کر ایک معقول منافع روزانہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم بھی اس طرح کے چھوٹے چھوٹے کام کر کے ترقی کی بلندیوں تک جا سکتے ہیں۔ ہم ہی ہیں جو چائے کے ٹھیلے بھی لگا سکتے ہیں، سبزیاں بیچ سکتے ہیں۔ اور اس طرح کے دیگر کاروبار بھی کر سکتے ہیں۔ مجھے ایسے نوجوانوں کی تلاش ہے۔

اب میں اپنے مضمون سے تھوڑا سا ہٹتا ہوں اور دیگر بہتر کاروباری مواقع کی طرف آتا ہوں۔ جیسے کپڑے کی دکان، پرچون کا کاروبار، کھلونے کی دکان، میڈیکل سٹور، دودھ کی دکان وغیرہ یہ سب کاروبار شروع کرنے کے لیے ضروری نہیں کہ آپ کے پاس لاکھوں کا سرمایہ ہو۔ ستر اسی ہزار یا لاکھ ڈیڑھ لاکھ سے محدود پیمانے پر یہ کاروبار شروع کیے جا سکتے ہیں بلکہ کسی مخلص دوست کی شراکت یا اعانت کے ساتھ بھی اس طرح کے کاروبار شروع کیے جا سکتے ہیں۔

اس طرح ہمارے ایسے بھائی ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یا اعلیٰ تعلیم سے فارغ التحصیل ہونے والے ہیں۔ اور اپنی تعلیم کی وجہ سے وہ ملازمت نہیں کر سکتے، ایسے تمام بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اخبارات میں ایسے اداروں کا اشتہار تلاش کریں جو ٹیوشن وغیرہ کے رابطہ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پھر ایسے اداروں سے رابطہ کر کے ٹیوشن کے مواقع تلاش کریں۔ اور ٹیوشن پڑھائیں۔ اس سے نہ صرف آپ کا تعلیمی خرچہ نکل جاتا ہے بلکہ آپ کی تعلیمی و ذہنی استعداد میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح غریب و نادار طلبہ کو مفت بھی پڑھائیں یہ بھی ایک طرح کا صدقہ جاریہ ہے۔

ہدایات برائے امیدواران روزگار

یہ بات شدت سے محسوس کی گئی ہے کہ، جماعتی نظام کے تحت جو امیدواران کسی ادارے میں انٹرویو کے لیے جاتے ہیں وہ مندرجہ ذیل لوازمات کا خیال نہیں کرتے جس کی وجہ سے سفارش کرنے والے جماعتی نظام کے لیے باعث ندامت ہوتے ہیں اور اس طرح دیگر امیدواروں کا بھی حرج ہوتا ہے۔

1-ان سے گزارش ہے کہ وہ اخبارات کا مطالعہ ضرور کریں اور آخری تاریخ، کاغذات و تصویر وغیرہ کے بارے میں ہدایات کا بغور مطالعہ کریں۔ اس سلسلے میں یہ بھی خیال رکھیں کہ آپ اپنے پاس ایک کاپی میں ان ملازمتوں یا اسامیوں کا اندراج اس طرح کریں کہ تاریخ، اشتہار اور اخبار درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ، تعلیمی دستاویزات اور تصاویر کے بارے میں معلومات۔ تاکہ اگر آپ کو کوئی انٹرویو کے لیے بلائے تو آپ کو جاب کی نوعیت کمپنی ایڈریس وغیرہ کا علم ہو۔ 2-نامناسب، گندے، رنگ برنگے اور غیر استری شدہ کپڑوں یا جینز کا استعمال نہ کریں۔ 3-چپل یا گندے جوتے، کھیل والے جوتے، پشاوری چپل وغیرہ کا استعمال نہ کریں۔ 4- مکمل دستاویزات کا ہونا ضروری ہے۔ 5- قلم کا نہ ہونا ایک نقص ہے۔ 6-انگریزی میں درخواست لکھنے سے قاصر ہونا ایک منفی امر ہے۔ 7-مناسب پرنٹ شدہ درخواست اور بائیوڈیٹا (CV) کا نہ ہونا ایک سخت کمی ہے۔ 8-درخواست پر فون نمبر۔ ایڈریس، موبائل نمبر اور دیگر رابطہ نمبر وغیرہ ضرور لکھیں۔

اس لئے درخواست ہے کہ آپ کسی بھی امیدوار کو کسی ادارے میں بھیجنے سے پہلے مندرجہ ذیل ہدایات دے کر بھیجیں۔

1- کم از کم انگریزی میں نوکری کی درخواست لکھنی آنی چاہئے۔

2- مکمل دستاویزات کا ایک عدد فوٹو کاپی سیٹ اصل دستاویزات کے ساتھ لے کر جائیں۔

3 -مناسب لباس کا استعمال کریں۔ سفید شرٹ، اور پینٹ کے رنگ کی مناسبت سے ٹائی کا استعمال کریں۔

4-اپنی پاسپورٹ سائز تصاویر، ہمیشہ تیار رکھیں۔

5-اپنے بال وغیرہ سنبھال کر رکھیں۔

6-انٹرویو میں جانے سے پہلے، ملازمت کے بارے مکمل معلومات حاصل کر لیں۔

7-ملازمت دینے والے ادارے کے بارے میں مکمل یا تسلی بخش معلومات کر لیں۔

8-اگر داڑھی رکھتے ہیں تو مناسب خط بنوا کر جائیں اور بغیر داڑھی والے مناسب شیو کر کے جائیں۔

9-اسپورٹس شوز، پشاوری چپل، سینڈل وغیرہ قطعاً استعمال نہ کریں اور دفتر کے استعمال والے مناسب پالش شدہ جوتے پہن کر جائیں۔

10-یاد رکھیں کہ یہ سب کام آپ نے انٹرویو سے پہلے والی رات کو ہی مکمل کر لینا ہے۔

11 -انٹرویو کے دوران جب سوال پوچھا جائے تو مناسب جواب دیں بلا وجہ کی تک بندی سے پرہیز کریں۔

12 -جس سوال کے جواب کی درستگی کے بارے میں آپ یقینی نہ ہوں اور شک ہو اس کا جواب دینے سے معذرت کریں۔

13-انٹرویو کے دوران، پرسکون رہیں اللہ پر توکل کرتے ہوئے انٹرویو دیں۔ یاد رکھیں جو رزق آپ کے نصیب میں اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے وہ یقیناً مل کر رہے گا۔

14 -اس کے علاوہ درود شریف اور دیگر دعاؤں کا ورد کرتے رہیں۔

☆......☆......☆......☆

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب

میری پیاری پھوپھی جان
محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ مرحومہ

میری پھوپھی جان کا وجود مفید لوگوں میں سے ایک تھا۔ وہ بہت نیک اور عمدہ خوبیوں کی مالکہ تھیں۔ احمدیت کی عاشق، متقی، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور بہت دعا گو تھیں۔ خوش اخلاق، ہمدرد اور بہت محبت کرنے والا وجود تھیں۔ خاندانی رشتوں کو مضبوطی سے ملا کر رکھنے والی تھیں۔

ناروے آنے سے پہلے جب ہم پاکستان میں رہتے تھے۔ تو اس زمانے میں خاکسار کا جب کبھی بھی کراچی جانا ہوتا۔ تو پھوپھی جان بہت خوش ہوتی تھیں اور ہر طرح سے خیال رکھتی تھیں اور خدمت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھیں۔ خاکسار کو پھوپھی جان سے اور ان کو مجھ سے ایک دلی لگاؤ تھا یہی وجہ ہے کہ جب گرمیوں کی چھٹیاں ہوتی تھیں۔ تو پھوپھی جان اپنے بچوں کے ہمراہ ربوہ آتی تھیں۔ تو ہمارے گھر ہی رہائش پذیر ہوتی تھیں۔ جب ہم ناروے شفٹ ہوئے تو محترمہ پھوپھی جان نے دو ماہ تک ہمیں اپنے گھر رکھا اور ہماری مہمان نوازی اور خدمت کی۔ جب ہم نے اپنا مکان لیا تو ہر دوسرے یا تیسرے روز فون کر کے خیریت دریافت کرتی تھیں اور یہی کہا کرتی تھیں تم سے ملے بہت دیر ہوگئی ہے کب آرہے ہو اور جب میں اور بچے آپ کو ملنے جاتے تو گھر کی کھڑکی سے دور سے ہی ہمیں آتا دیکھ کر ہاتھ ہلا کر استقبال کرتیں اور بہت خوش ہوتیں ہیں۔ اچھے اچھے کھانے پکا کر ہماری خاطر تواضع کیا کرتی تھیں۔

آپ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ خلافت سے آپ کو بے انتہا محبت تھی۔ انتہائی صابرہ اور خدا تعالیٰ پر کامل توکل کرنے والی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی زندگی میں ہی آپ کی نیک خواہشات کو پورا کر دیا تھا۔ میں نے ان کو کبھی کسی کی برائی کرتے نہیں سنا۔ اپنوں اور غیروں سے بہت محبت سے ملا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ محترمہ پھوپھی جان پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد شاہد تبسم صاحب مربی سلسلہ بدوملہی ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 9 نومبر 2014ء کو بعد نماز مغرب احمدیہ بیت الذکر بدوملہی ضلع نارووال میں 14 اطفال شکیل احمد، منیب احمد، عبدالرحمٰن، کبیر احمد، البر احمد، ولید احمد ناصر، لبیب احمد ناصر، ابتسام احمد، احتشام احمد، ٹیپو عبداللہ، فرحان احمد، ثاقب احمد بٹ، انیس احمد اور حسن بٹ کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ خاکسار نے بچوں سے قرآن کریم سنا۔ بعدازاں مکرم رانا نصیر احمد صاحب صدر جماعت بدوملہی نے دعا کروائی۔ آخر پر حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بدوملہی ضلع نارووال تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 16 نومبر 2014ء کو جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع نارووال کی 16 ناصرات حرا ناصر، مدیحہ ذوالفقار، جویریہ ذوالفقار بٹ، امۃ العلیم صفدر، ردا ناصر، رمشا مالک، ثناء نثار، آمنہ مقصود، آنیقہ فاروق، حفظہ مالک، طوبیٰ ناصر، عروج عزیز، عروبہ لطیف، طوبیٰ امتیاز، عائشہ افتخار اور عروج فاطمہ کی آمین کی تقریب احمدیہ بیت الذکر بدوملہی میں منعقد ہوئی۔ مکرم محمد شاہد تبسم صاحب مربی سلسلہ بدوملہی نے بچیوں سے قرآن کریم سنا اور مکرم رانا نصیر احمد صاحب صدر جماعت بدوملہی نے دعا کروائی۔ آخر پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ضیاء الحق صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ ارشاد بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حیدر صاحب مرحوم طاہر آباد شرقی ربوہ بوجہ ہارٹ اٹیک طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

تقریب آمین

مکرمہ شاہدہ شریف صاحبہ پرنسپل مریم پرائمری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 25 جنوری 2015ء کو مریم پرائمری سکول گھٹیالیاں کی کلاس 5th کے 24 بچوں کی اجتماعی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم احسان احمد حسان صاحب معلم سلسلہ گھٹیالیاں خورد تھے۔ مکرم معلم صاحب نے تمام بچوں سے باری باری قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔ تقریب کے آخر میں بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بچوں کو قرآن مجید کا فہم اور قرآن کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد اختر صاحب معلم وقف جدید گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی کاشفہ اختر نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 6 جنوری 2015ء کو احمدیہ بیت الذکر گکھڑ منڈی میں تقریب آمین ہوئی۔ مکرم ملک مسعود الحسن صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے بچی سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور دعا مکرم رضوان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ گوجرانوالہ شہر نے کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کے سینہ کو قرآن مجید سے روشن کرے اور اس کی باقاعدہ تلاوت کرنے اور اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ پروفیسر آف اورل پیتھالوجی، ایسوسی ایٹ پروفیسر آف پلاسٹک سرجری، کنسلٹنٹ پیتھالوجسٹ، لیبر اینڈ ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ میں نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں جونیئر پیتھالوجسٹ کی خالی آسامیوں کا اعلان کر دیا ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کی آفیشلی ویب سائٹ وزٹ کریں۔

کالج آف اوفتھلمولوجی اینڈ الائیڈ ویژن سائنس (COAVS) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی / میو ہسپتال لاہور کو لو ویژن کنسولر، کمپیوٹر آپریٹر، لائبریرین، ویٹ لیب اسسٹنٹ، انسٹرومنٹ اسسٹنٹ، اوفتھامک ٹیکنیشن، پیڈیا ٹرک اوفتھامک اسسٹنٹ، سٹور کیپر اور مائیکرو بیالوجی ٹیکنیشن کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و درخواست فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے وزٹ کریں:

www.coavs.edu.pk

یونیورسٹی آف پنجاب کو سٹینو گرافر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جن کی تعلیم انٹرمیڈیٹ اور عمر 25 سال تک ہو، انگلش میں 80/45 الفاظ اور اردو میں 60/25 الفاظ پرمنٹ ٹائپ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں، اپلائی کرنے کے اہل ہیں۔ درخواست فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے وزٹ کریں:

www.pu.edu.pk

سپریم کورٹ آف پاکستان کو جوڈیشل اسسٹنٹ، سٹینو گرافر، ایل ڈی سی اور نائب قاصد کی خالی آسامیوں کے لیے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات کے لیے وزٹ کریں:

www.nts.org.pk

پرائم منسٹر آفس بورڈ آف انوسٹمنٹ (BOI) کو اسسٹنٹ، سٹینو ٹائپسٹ، یو ڈی سی، ڈرائیور اور نائب قاصد کی خالی آسامیوں پر تقرری کے لیے مرد و خواتین امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

سینٹرل ڈائیریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگ اسلام آباد (فنانس ڈویژن گورنمنٹ آف پاکستان) کو اسسٹنٹ نیشنل سیونگ آفیسر، اسسٹنٹ، سٹینو ٹائپسٹ، لائبریری اسسٹنٹ، جونیئر نیشنل سیونگ آفیسر، ڈرائیور، نائب قاصد اور گن مین کی ضرورت ہے۔ تفصیلات کے لیے وزٹ کریں:

www.nts.org.pk

پنجاب میں واقع ایک شوگر ملز کو کیمیکل انجینئر اور مکینیکل انجینئر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جن کی تعلیم متعلقہ شعبہ میں BS انجینئرنگ ہو اور حال ہی میں اپنی تعلیم مکمل کی ہو، اپنی CV اور درخواست دیے گئے ای میل پر بھیجیں۔ متعلقہ شعبہ میں تجربہ رکھنے والے امیدوار بھی اپنی درخواست اور CV ارسال کر سکتے ہیں۔

nstsaa@yahoo.com

ٹیکنیکل ٹریننگ کے مواقع

پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی جانب سے جرمنی پاکستان ٹریننگ انیشی ایٹو کے زیر اہتمام Tevta میں دو سالہ خصوصی ویلڈنگ، فیبریکیشن اینڈ پائپ ورکس کورسز کا آغاز ہو رہا ہے۔ آن جاب ٹریننگ کے دوران ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ ایسے احباب جن کی تعلیم میٹرک ہو، 7 فروری 2015 تک اپنی درخواست جمع کروا سکتے ہیں۔

نوٹ: اشتہار نمبر 7 کے علاوہ تمام اشتہارات کی تفصیل کے لیے یکم فروری 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

جماعت احمدیہ پُرتگال کا 13 واں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ پُرتگال کو مؤرخہ 24-25 اکتوبر 2014ء کو اپنا تیرھواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ میں مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب مربی سلسلہ سپین بطور مرکزی نمائندہ شامل ہوئے۔

پہلا روز

جلسہ کے دونوں دنوں کا آغاز اجتماعی نمازِ تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔

نمازِ جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد دوپہر 2:45 پر افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے پاکیزہ منظوم کلام کے بعد مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر پرتگیزی زبان میں ''رزق حلال اور مالی قربانی'' کے عنوان پر تھی جو مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب صدر و مربی سلسلہ جماعت احمدیہ پرتگال نے کی۔ ایک اُردو نظم کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر ''برکات خلافت'' کے موضوع پر مکرم محمد بشیر احمد صاحب سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ پرتگال نے کی۔

دوسرا روز

دوسرے روز زیر صدارت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پرتگال جلسہ گاہ مستورات میں ان کا الگ سیشن منعقد ہوا جس میں تین تقاریر پُرتگیزی زبان میں ہوئیں۔

اختتامی اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مہمانوں اور نومبائعین نے جلسہ کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پھر ''دین حق اور ہمسایوں کے حقوق'' کے موضوع پر ایک افریقن احمدی مکرم ابراہیم جاؤ صاحب نے تقریر کی۔

مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب نے اختتامی تقریر میں خلافت کی اہمیت بیان کی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کی کل حاضری 83 تھی جس میں 20 نومبائعین اور زیرِ دعوت افریقن دوست شامل ہوئے۔ جلسہ کی مکمل کارروائی کا پُرتگیزی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ جلسہ کی خبر Odivelas کے ہفت روزہ اخبار Odivelas Notícias نے 30/اکتوبر 2014ء کے شمارہ میں تصاویر کے ساتھ شائع کی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کا انعقاد ہر پہلو سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 2 جنوری 2015ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

11فروری2015ء

12:30 am	خطبہ جمعہ 6فروری2015ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	الف اردو
1:50 am	آداب زندگی
2:30 am	آسٹریلین سروس
3:00 am	ایک دستاویزی پروگرام
4:00 am	سوال وجواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم،درس مجموعہ اشتہارات
6:00 am	یسرنا القرآن
6:30 am	حضور انور سے ناصرات الاحمدیہ آئرلینڈ کی ملاقات 27ستمبر2014ء
7:30 am	الف اردو
7:45 am	نور مصطفویؐ
8:00 am	آسٹریلین سروس
8:30 am	ایم ٹی اے ورائٹی
9:15 am	آداب زندگی
9:55 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	الترتیل
11:45 pm	جلسہ سالانہ یوکے 24جولائی2011ء
1:10 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
2:05 pm	سوال وجواب
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6فروری2015ء (سواحیلی ترجمہ)
5:25 pm	تلاوت قرآن کریم
5:40 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ 24-اپریل2009ء
6:55 pm	بنگلہ پروگرام
8:35 pm	دینی وفقہی مسائل
9:15 pm	فیتھ میٹرز
10:20 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	جلسہ سالانہ یوکے 24جولائی2011ء

12فروری2015ء

1:00 am	فرنچ سروس
2:00 am	دینی وفقہی مسائل
2:35 am	کڈز ٹائم
3:10 am	خطبہ جمعہ 24-اپریل2009ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	الترتیل
7:25 am	دینی وفقہی مسائل
8:00 am	ایم ٹی اے ورائٹی
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ Lord Provost 7مارچ2009ء
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	جاپانی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6فروری2015ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm	آداب زندگی
8:45 pm	آؤ اردو سیکھیں
9:00 pm	Persian Service
9:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا دورہ Lord Provost 7مارچ2009ء

مولی۔مقبول سبزی

مولی برصغیر میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی سبزیوں میں سے ایک ہے۔اس کی بہت سی اقسام ہیں۔جن کا سائز اور رنگ مختلف ہوتا ہے۔ سفید یا سرخ رنگ زیادہ مقبول ہے۔مولی کا آبائی وطن مغربی ایشیا سمجھا جاتا ہے۔اسے قدیم مصر، یونان اور روم میں بھی کاشت کیا جاتا ہے۔مولی کے تمام تر فوائد حاصل کرنے کے لئے اُسے کچی حالت میں ہی کھانا چاہئے۔پکانے پر اس کے حیاتینی اجزاء ضائع ہوجاتے ہیں۔مولی کے پتوں کو بھی سلاد کے طور پر یا سالن میں پکا کر کھایا جاتا ہے۔مولی کا جوس اور تازہ جڑ بواسیر کا مؤثر علاج قرار دیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ مثانے کی پتھری اور سوزش دور کرنے کے لئے مولی کے پتوں کا جوس ایک کپ روزانہ پندرہ دن تک پینا صحت بخشتا ہے۔نیز اس کا تازہ جوس ایک چائے کا چمچہ، ہم وزن شہد اور تھوڑا سا نمک ملا کر استعمال کرنا، گلا بیٹھ جانے، کالی کھانسی، برونکائٹس اور سینے کے دیگر امراض میں بہت مفید ہے۔مولی کے سبز پتے یرقان کے علاج میں نافع ہیں۔

جدید پلاسٹر ترکی کے ایک نوجوان طالب علم نے تھری ڈی کی مدد سے ایسا پلاسٹر تیار کیا ہے۔جو زخم تیزی سے بھرنے میں مددگار ثابت ہوگا اور اس کے ساتھ الٹرا ساؤنڈ بھی باآسانی ممکن ہو سکے گا۔یہ انتہائی لچکدار ہے جس سے بازو کو حرکت دینا بھی آسان ہوگا۔

(روزنامہ ایکسپریس 25اپریل2014ء)

تعطیل

مورخہ 5فروری2015ء کو قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ایجنٹ حضرات واحباب کرام نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 4-فروری

طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:47

ایم ٹی اے کے آج کے پروگرام

4فروری2015ء

6:25 am	بستان وقف نو 30نومبر2014ء
10:00 am	لقاءمع العرب
12:10 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 25جون2011ء
1:50 pm	سوال وجواب
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10-اپریل2009ء
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل

مکان برائے فروخت

سنجیدہ آفر پر فوری فروخت کرنا ہے۔

رقبہ دس مرلے، تین بیڈروم، سٹنگ روم، سٹڈی روم، کچن، پورچ، خوب مضبوط اور اونچا بنا ہوا مکان ہے۔

رابطہ: 03361758760,03336709576

عظیم پارک (ناصر آباد جنوبی) ساہیوال روڈ ربوہ

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10

سیل سیل سیل

باٹا فرنچائز ریلوے روڈ ربوہ

تمام نئی ورائٹی پر سیل کا آغاز ہوچکا ہے۔ لیڈیز جینٹس سنیکر صرف -/750 روپے میں نیز بچوں کے جوگر انتہائی مناسب قیمت پر حاصل کریں۔

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے

چشمہ فیض حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم) کا مشہور دواخانہ مطب حمید

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 9/1 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280

ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گریڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388

ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528

ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com